سوال

(269)خاوند اور بیوی کا شرعی مسائل میں اختلاف

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

جب کسی مسئلے میں علماء کرام کی دو آراء ہوں تو بیوی دینی اُمور میں خاوند سے جھگڑا کرتی ہے ہے ایسا کرنا خاوند کے لیے بہت تکلیف دہ ہے ہوسکتا ہے معاملہ طلاق تک جا پہنچے۔ بیوی خاوند سے کہتی ہے کہ میں آپ سے بحث کر سکتی ہوں اس لیے کہ امہات المومنین رضوان اللہ عنھن اجمعین بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث ومباحثہ کیا کرتی تھیں۔ وہ ہمیشہ یہ چاہتی ہے کہ وہ سب آگے ہواور اس کے ساتھ ساتھ وہ احترام بھی کم کرتی ہے اور بے ادبی کا عنصر بھی پایا جاتا ہے۔ دونوں اور خاص کر بیوی کو آپ کیا نصیحت کرتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

میری ان دونوں میاں بیوی کو نصیحت ہے کہ بلاشبہ وہ دونوں مخلوق ہیں۔ ان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے سامنے سر تسلیم خم کردیں کیونکہ دنیا وآخرت کی سعادت اسی میں ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے:

"اوران عورتوں کے بھی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں بھلائی کے ساتھ۔"

لہذا شوہر اور بیوی دونوں پر واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کریں اور پھر شادی تو ایک ایسی چیز ہے جو محبت ومودت اور اُلفت پر قائم ہے۔ نا کہ چیلنج پر کیونکہ چیلنج تو دشمنوں کے درمیان ہوتا ہے اور اگر یہ چیز دوست احباب کے درمیان پیدا ہوجائے تو پھر یہ بھی دشمنی تک پہنچ جاتی ہے جس میں ان دونوں کے لیے کوئی خیر نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اوراس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کی ہیں تاکہ تم ان سے سکون وراحت حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت ومودت اور رحم دلی اور رحمت پیدا کردی جائے۔"

تواس لیے خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ اچھے انداز میں بحث ومباحثہ کرے اور اسے مطمئن کرنے کا اچھا طریقہ اپنائے اور ادب واحترام کو ملحوظ رکھے۔ اسے یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ کسی فقہی رائے کو بیوی کے خاص مسئلے میں اس پر فرض کرنا یا ٹھونسنا صحیح نہیں جس کا خود اس کی ذات سے تعلق نہیں بلکہ اس کی بیوی سے متعلقہ ہے اور وہ کسی اور عالم کی رائے سے متفق ہے تو وہ اگر قرآن وحدیث کے دلائل کے مطابق ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے تسلیم کرے۔

اور بیوی کو بھی یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند کا بہت عظیم حق ہے اس کی اطاعت واجب ہے اور اچھے طریقے سے اسے راضی رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہے۔ حضرت

عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إذا صلت المرأة خمسها الخ ما معنى الحديث من صامت شهرها وصلت فرضها وأطاعت زوجها وحصنت فرجها دخلت من أي باب من أبواب الجنة شاءت"

"جب عورت پانچویں نماز ادا کرے ماہ رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہوجائے (حسن ھدایۃ الرواۃ (3190) (3/300) آداب الزفاف (ص/286) ابن حبان (4163) احمد (1/191)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر میں کسی کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ جب تک عورت اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کرتی وہ اپنے رب کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتی اور اگر خاوند اس سے اس کا نفس (ہم بستری وغیرہ کے لیے) مانگے اور وہ (سفر کے لیے) کجاوے پر بھی بیٹھ چکی ہو تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔" (صحیح ۔ صحیح ابن ماجہ (1533) کتاب النکاح باب حق الزوج علی المراۃ صحیح الترغیب (1938) ابن ماجہ (1853)

اس حدیث میں بیوی کو شوہر کی اطاعت پر اُبھارا گیا ہے کہ اگر وہ ایسی حالت میں بھی ہو تب بھی اطاعت کرے تو (آپ خود اندازہ لگائیں کہ) عام حالات میں کس طرح کی اطاعت ہونی چاہیے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"انسان کے لیے کسی بھی انسان کو سجدہ کرنا صحیح نہیں اور اگر انسان کے لیے کسی دوسرے انسان کے سامنے سجدہ کرنا صحیح ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرتی، اس لیے کہ اس کا عورت پر بہت عظیم حق ہے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اس (شوہر) کے پاؤں سے لے کر سر تک زخم پیپ سے بھرے ہوں اور پیپ رس رہی ہو اور بیوی اس کے پاس آئے اور اسے چاٹ لے پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کرسکتی۔" (صحیح الجامع الصغیر (7725) مسند احمد (12153)

بیوی جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے شوہر کی اطاعت کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر اجر عظیم عطا فرماتے ہیں۔ اسی طرح مرد پر بھی واجب ہے کہ وہ بیوی کے معاملے میں صبر و تحمل سے کام لے اور اس سے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور اسے شرعی حقوق سکھائے۔

اور آپ کی بیوی کا یہ کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ گفتگو کیا کرتی تھیں۔ بالکل صحیح نہیں۔ وہ تو ایسی باتوں سے یکسر کنارہ کش تھیں۔ ان سے تو اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوجاتی اور پھر انھیں اس سے روک دیا جاتا تو وہ پھر وہ زندگی بھر کبھی بھی اس کی طرف دوبارہ نہ پلٹیں۔ نہ جانے کس طرح یہ بیوی امہات المومنین رضوان اللہ عنھن اجمعین کی حسنات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن معاشرت سے غافل رہ گئی ہے یاد رہے کہ اس بیوی ن اس معاملے میں ازواج مطہرات کی اقتداء نہیں کی بلکہ ان کی بعض ان غلطیوں سے دلیل پکڑنے کی کوشش کی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اصلاح بھی کردی تھی اور پھر بعد میں انہوں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو اپنے پسندیدہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے مابین اتفاق واتحاد پیدا فرمائے۔ (واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص338

محدث فتویٰ